4 مارچ 2013ء

مالی نظام کو ملک کی معاشی ترقی میں زیادہ بامقصد کردار ادا کرنا چاہیے: یاسین انور

اسٹیٹ بینک کے گورنر یاسین انور نے کہا ہے کہ پاکستان کے مالی نظام کو ابھی اپنی مکمل استعداد کے مطابق وسعت اختیار کرتے ہوئے ملک کی معاشی ترقی میں زیادہ بامقصد کردار ادا کرنا ہے۔

کراچی کے ایک مقامی ہوٹل میں نان بینک فنانشیل انسٹی ٹیوشنز پر سیکورٹیز اینڈ ایکس چینج کمیشن آف پاکستان کی کانفرنس کے موقع پر 'شیڈو بینکنگ کے خطرات سے نمٹتے ہوئے نان بینک فنانشیل ماڈلز وضع کرنا' کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہمیں اسے مزید متنوع اور گہرائی کا حامل بنانے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ این بی ایف آئیز اس ضمن میں ایک بامقصد کردار ادا کرسکتی ہیں۔ عالمی مالی بحرانوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں این بی ایف آئیز/ شیڈو بینکنگ کو درپیش خطرات کے متعلق بہتر آگاہی حاصل ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریگولیٹرز کی حیثیت سے ہمیں چوکنا رہنے کی ضرورت ہے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ یہ خطرات مضبوط نان بینکنگ فنانشیل ماڈلز کو متاثر کیے بغیر زائل ہوجائیں۔

یاسین انور نے کہا کہ پاکستان میں مالی شعبے کے مجموعی اثاثے 2005ء کے 5.202 ٹریلین روپے سے بڑھ کر 2011ء میں 11.107 ٹریلین تک پہنچ گئے۔ تاہم جی ڈی پی کے لحاظ سے مالی شعبے کا حصہ 57.4 فیصد کی بے حد پست سطح پر ہے۔ انہوں نے کہا کہ 2011ء میں مالی اثاثوں میں بینکوں کا حصہ 74 فیصد جبکہ این بی ایف آئیز (NBFIs) کا حصہ پورے مالی شعبے کے اثاثوں کا صرف 4.7 فیصد تھا جبکہ یہ 2005ء میں تقریباً 7.6 فیصد تھا۔ مالی شعبے اور جی ڈی پی کا کم تناسب اور مالی شعبے میں این بی ایف آئیز کے کم ہوتے ہوئے حصے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی شعبے کو ترقی دینے اور مختلف شرح منافع کی توقعات اور مختلف قسم کے خطرات مول لینے والے سرمایہ کاروں کو متوجہ کرنے کے لیے مالی شعبے کے اثاثوں کو متنوع بنانے اور ملک کی معاشی ترقی کے لیے مالی وسائل کو استعمال میں لانے کی ضرورت ہے۔

انہوں نے کہا کہ 'شیڈو بینکنگ سسٹم' کریڈٹ کی وساطت (intermediation) کا ایسا نظام ہوتا ہے جس میں ریگولر بینکنگ سسٹم سے باہر کے ادارے اور سرگرمیاں شامل ہوتی ہیں۔ ٹرم (term) کے ابھرنے سے ریگولر بینکاری نظام سے باہر تشکیل پانے والے ادارے اور سرگرمیوں کی بڑھتی ہوئی اہمیت کی عکاسی ہوتی ہے جو بینک جیسے فرائض انجام دیتی ہیں۔

اسٹیٹ بینک کے گورنر نے پاکستان میں این بی ایف آئیز کے شعبے کو درپیش چار اہم رکاوٹوں کو مختصراً بیان کیا:

☆ پہلا، اگرچہ این بی ایف آئیز کی جانب سے اپنی کاروباری سرگرمیوں کی رینج اور مصنوعات کی بنیاد کو توسیع دینے کی زیادہ کوششیں کی جارہی ہیں، جس سے ان کی آمدنی کے ذرائع کو متنوع بنایا گیا ہے تاہم، اس شعبے کو اب بھی بریک تھرو کی ضرورت ہے۔

☆ دوسرا، یہ شعبہ تقسیم شدہ ہے اور ہر این بی ایف آئی پائیدار آمدنی کے حصول کے لیے اپنی مخصوص مارکیٹ بنانے کی کوششوں میں مصروف ہے۔ اس ضمن میں بیشتر کمپنیاں مالی مشاورت اور دیگر فیس پر مبنی آمدنی کے اجزا پر توجہ مرکوز کررہی ہیں۔ بدقسمتی سے، اس شعبے کو فنڈز مختص کرنے کے بے پناہ مواقع سے فائدہ اٹھانا ہے جنہیں ماضی میں نظرانداز کیا گیا جیسے ایس ایم ایز، صارف اور زراعت۔

☆ تیسرا، اس شعبے کو پائیدار نمو کے لیے فنڈنگ کے ذرائع کو ترقی دینے اور متنوع بنانے کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے صارفین کو قرض دینے کے لیے روایتی ذرائع جیسے کمرشل بینک کریڈٹ لائنز جیسے روایتی ذرائع پر انحصار کو بدلنے کی ضرورت ہے۔ این بی ایف آئیز کو متنوع سرمایہ کاروں سے فنڈز جمع کرنے کے لیے financial instruments کو ترقی دینے کی ضرورت ہے تاکہ وسیلے اور فنڈنگ کی لاگت کو یقینی بنایا جاسکے۔

☆ چوتھا، ہمیں شیڈو بینکنگ سے پیدا ہونے والے خطرات کو کم کرنے کے لیے این بی ایف آئیز کی نگرانی اور ریگولیشن کو مزید تقویت دینے کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ فنانشیل اسٹیبلٹی بورڈ (ایف ایس بی) نے کہا ہے کہ اس مشق کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہونا چاہیے کہ شیڈو بینکنگ کے لیے مناسب نگرانی اور ریگولیشن ضروری ہے تاکہ مالی استحکام

کو ریگولر بینکنگ سسٹم سے باہر درپیش خطرات سے نمٹا جا سکے۔

انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ آج کی کانفرنس سے این بی ایف آئیز کو کاروبار کے لیے فنڈنگ کے متبادل ذریعے کے طور پر فروغ دینے کی کوششوں کو مزید تحریک ملے گی اور ملک میں سرمایہ کاروں کے لیے اثاثوں کا ایک الگ طبقہ ترقی کرے گا جس سے طویل مدت میں مالی شعبے کے تنوع، استحکام اور پائیداری کو فروغ حاصل ہوگا۔

یاسین انور نے کہا کہ پاکستان میں سرمایہ کاری بینکوں اور لیزنگ کمپنیوں کے علاوہ این بی ایف آئیز جو قدرے چھوٹے پیمانے پر بچت اور سرمایہ کاری مصنوعات کی پیش کش کرتے ہیں انہیں مارکیٹ میں اپنا حصہ بڑھانے کے لیے مناسب اور با کفایت مصنوعات کو ترقی دینے کی ضرورت ہے۔

☆☆☆